سورة التوبه

آیات ۲۱ - ۲۸

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ ﴿۲۱﴾
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ
مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ
وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ
كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ
سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ ع
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ
مُّدْبِرِيْنَ ۚ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَنْزَلَ
جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۶﴾

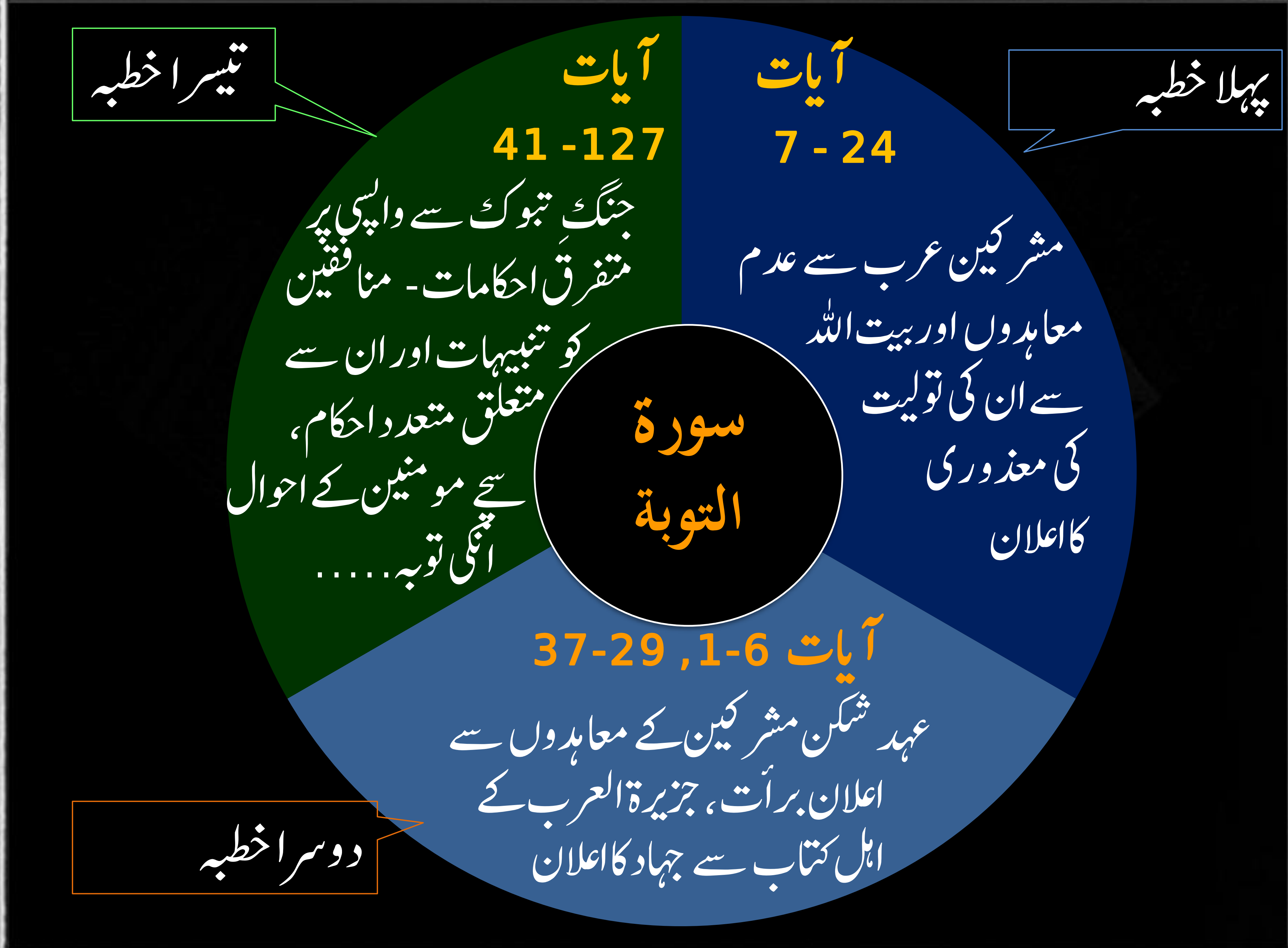

تیسرا خطبہ
آیات
41 -127
جنگِ تبوک سے واپسی پر
متفرق احکامات - منافقین
کو تنبیہات اور ان سے
متعلق متعدد احکام،
سچے مومنین کے احوال
انکی توبہ.....
پہلا خطبہ
آیات
7 - 24
مشرکین عرب سے عدم
معاہدوں اور بیت اللہ
سے ان کی تولیت
کی معذوری
کا اعلان
سورة
التوبة
آیات 1-6, 29-37
عہد شکن مشرکین کے معاہدوں سے
اعلان برأت، جزیرۃ العرب کے
اہل کتاب سے جہاد کا اعلان
دوسرا خطبہ

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۙ ﴿۲۱﴾

يُبَشِّرُهُمْ - خوشخبری دیتا ہے ان کو

رَبُّهُمْ - ان کا رب

بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ - رحمت کی اپنے پاس سے

وَرِضْوَانٍ - اور رضامندی کی

وَّجَنّٰتٍ - اور باغات کی

لَّهُمْ فِيْهَا - ان کے لئے ان میں

نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ - قائم رہنے والی نعمتیں ہیں

خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۲﴾

خٰلِدِیْنَ - ایک حالت میں رہنے والے ہیں

فِیْهَآ - ان میں

اَبَدًا - ہمیشہ ہمیش

اِنَّ اللّٰهَ - بیشک اللہ تعالیٰ

عِنْدَهٗ - کے پاس

اَجْرٌ - اجر ہے

عَظِیْمٌ - بہت بڑا

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ
مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿٢٢﴾

ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور ایسی جنتوں کی
بشارت دیتا ہے جہاں ان کے لیے پائیدار عیش کے سامان ہیں
جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے

Their Lord gives them glad tidings of a Mercy from Himself, of His good pleasure, and of gardens for them, wherein are delights that endure:
They will dwell therein for ever. Verily in Allah's presence is a reward, the greatest (of all).

محمد اقبال

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿٢١﴾

اللہ کی رحمتوں اور بشارتوں کے حقدار - جو ابدی نعمتوں میں رہیں گے

یہ کون لوگ ہیں ؟

- ان کا ذکر پچھلی دو آیات میں گذرا ہے (جن کا درجہ اللہ کے ہاں مسجد حرام کے انتظام اور حجاج کی خدمت و ضیافت سے کہیں بڑھ کر ہے)

ان کی خصوصیات کیا ہیں ؟

1. اللہ پر ایمان ، آخرت پر ایمان
2. اپنی زندگی اللہ کی راہ میں لگادی- اس کے دین کی سر بلندی میں
3. اس اعلائے کلمتہ اللہ کے لیئے دیس سے نکلنا پڑا تو بخوشی دیس چھوڑ دیا، خون کے رشتے ایمان کے مقابل آکھڑے ہوئے تو ایمان کی تلوار سے ان رشتوں کو کاٹنے میں ذرا تامل نہ ہوا، جاں کی ضرورت پڑی تو جاں سے گذر گئے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡۤا اٰبَآءَكُمۡ وَاِخۡوَانَكُمۡ اَوۡلِيَآءَ اِنِ اسۡتَحَبُّوا الۡكُفۡرَ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

لَا تَتَّخِذُوۡۤا - نہ تم بناؤ

اٰبَآءَكُمۡ - اپنے باپ دادا کو

وَاِخۡوَانَكُمۡ - اور اپنے بھائیوں کو

اَوۡلِيَآءَ - رفیق (کارساز)

اِنِ اسۡتَحَبُّوا - اگر وہ ترجیح دیں

(ح ب ب)

اِستَحَبَّ یَستَحِبُّ استحبابًا : چاہنا، ترجیح دینا (اِستفعال - X)

اردو میں : حُب، محبت، حبیب، احباب، محبوب

إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ - کفر کو ایمان پر

وَمَنْ - اور جو

يَتَوَلَّهُمْ - دوستی کرے گا ان سے (و ل ي)

* تَوَلَّى يَتَوَلَّى ، تَوَلِّيًا : دوست رکھنا (تفعّل - V)

* و ل ي مادے کے اندر متضاد معنی پائے جاتے ہیں

مِّنكُمْ - تم میں سے

فَأُولَٰئِكَ - تو وہ لوگ

هُمُ الظَّالِمُونَ - ہی ظلم کرنے والے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا
الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٣

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے باپوں اور بھائیوں کو بھی
اپنا رفیق نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں تم میں سے جو
ان کو رفیق بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے

O you who believe! take not for protectors your fathers and your brothers if they love infidelity above Faith: if any of you do so, they do wrong.

محمد اقبال

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ

اللہ سے ولایت کے رشتے میں کوئی دوسرا رشتہ حائل نہیں ہو سکتا

- مسلمانوں کی صفوں میں کمزور ایمان مسلمان، منافقین اور وہ لوگ جن کے عزیز و اقارب ابھی مکہ میں تھے۔ ان سب کو خطاب
- مسلمانوں کے افکار اور شعور کی تربیت اور باہمی روابط کے ضابطے۔ موضوع
- رب العالمین کے لئے یکسو ہو جانے کا مطالبہ۔ اس کے لئے کسوٹی کیا ہے؟
- تمام رشتوں کی محبت، ہر قسم کے مفادات اور تمام انسانی لذات اور خوشیوں کو ترازوں کے ایک پلڑے میں رکھو اور اللہ، اس کے رسولؐ اور جہاد فی سبیل اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھو اور جو چاہو پسند کر لو

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ

اللہ سے ولایت کے رشتے میں کوئی دوسرا رشتہ حائل نہیں ہو سکتا

- لیکن یہاں مطلوب یہ نہیں ہے کہ ایک مسلمان اپنے اہل و عیال ، اپنے خاندان ،، اپنے مال واولاد ، اپنے کاروبار وسامان اور دنیاوی لذتوں سے قطع تعلق کرلے اور وہ رہبان اور تارک الدنیا بن جائے ، یہ ہرگز مطالبہ نہیں ہے
- اسلامی نظریہ حیات کا مطالبہ یہ ہے کہ ایک مسلمان اسلام کو عزیز و محبوب رکھے ، اس کے دل اور اس کی سوچ پر اسلام کی فکر کی چھاپ ہو تو پھر ایسا مومن دنیا کی تمام سرگرمیوں میں شریک ہو سکتا ہے لیکن معیار یہ ہے کہ جب اسلام کا تقاضا ہو تو وہ اپنی تمام سرگرمیاں چھوڑ کر اس تقاضے کو پورا کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہو۔

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ

قُلْ اِنْ كَانَ - آپ کہہ دیجیے اگر ہیں

اٰبَآؤُكُمْ - تمہارے آباؤ اجداد

وَاَبْنَآؤُكُمْ - اور تمہارے بیٹے

وَاِخْوَانُكُمْ - اور تمہارے بھائی

وَاَزْوَاجُكُمْ - اور تمہاری بیویاں/ شوہر

وَعَشِيْرَتُكُمْ - اور تمہارے رشتہ دار

وَاَمْوَالُ - اور تمہارے وہ مال

اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اقْتَرَفْتُمُوْهَا - تم نے کمایا جن کو (ق ر ف)

اِقْتَرَفَ يَقْتَرِفُ ، اِقْتَرَافًا
کمانا (افتعال -VIII)

وَتِجَارَةٌ - اور تجارت

تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا - تم لوگ ڈرتے ہو جس کی مندی سے (ک س د)

كَسَدَ يَكْسُدُ ، كَسَادًا وكُسُودًا: تجارت نہ چلنا، سودا نہ بکنا، خریدار نہ ملنا

وَمَسٰكِنُ - اور وہ مساکن (مکانات)

تَرْضَوْنَهَآ - تم پسند کرتے ہو جن کو

اَحَبَّ اِلَيْكُمْ - زیادہ پیارے ہیں تمہیں

مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ - اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے

وَجٰهَدُوا فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ - اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے

فَتَرَبَّصُوْا - تو انتظار کرو (ر ب ص)

تَرَبَّصَ يَتَرَبَّصُ : انتظار کرنا، گھات لگانا (تفعّل- V)

حَتّٰى - یہاں تک کہ

يَاْتِيَ اللّٰهُ - لے آئے اللہ

بِاَمْرِهٖ - اپنا فیصلہ

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى - اور اللہ نہیں ہدایت دیتا

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ - نافرمان لوگوں کو

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ
اَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ
اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ
اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾

اے نبیؐ، کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، اور تمہارے بھائی، اور تمہاری
بیویاں اور تمہارے عزیز و اقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے
وہ کاروبار جنکے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تم کو پسند ہیں، تم کو
اللہ اور اسکے رسول اور اسکی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ
اپنا فیصلہ تمہارے سامنے لے آئے۔ اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کیا کرتا

محمد اقبال

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ
اَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ
تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا
حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۧ ٢٤

Say: If it be that your fathers, your sons, your brothers, your mates, or your kindred; the wealth that you have gained; the commerce in which you fear a decline: or the dwellings in which you delight - are dearer to you than Allah, or His Messenger, or the striving in His cause;- then wait until Allah brings about His decision: and Allah guides not the rebellious

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ.........

مرغوبات نفس اور ایمان کا تقاضا

- یہاں آٹھ چیزیں گنوادی گئی ہیں - پہلی پانچ رشتہ و پیوند کے زمرے میں آتی ہیں اور آخری تین مال و دولت دنیا کی مختلف شکلیں ہیں۔
- اگر ان آٹھ چیزوں کی محبتوں میں سے کسی ایک یا سب محبتوں کا جذبہ اللہ، اس کے رسولؐ اور اس کے رستے میں جہاد کی محبتوں کے جذبے کے مقابلے میں زیادہ ہے تو پھر اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو۔
- ایک سخت اور رونگٹے کھڑے کر دینے والا لہجہ اور انداز ہے
- یہ مال و دولت دنیا، یہ رشتہ و پیوند - بتان وہم و گماں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ !
- جب تک مال و دولتِ دنیا اور رشتہ و پیوند کے بتوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی شمشیر سے توڑا نہیں جائے گا، بندۂ مومن کے خانۂ دل میں توحید کا علم بلند نہیں ہوگا

قُلۡ اِنۡ كَانَ اٰبَآؤُكُمۡ وَ اَبۡنَآؤُكُمۡ وَاِخۡوَانُكُمۡ وَ اَزۡوَاجُكُمۡ وَ عَشِيۡرَتُكُمۡ وَ اَمۡوَالُ.........

- دین کے تقاضوں میں ممکنہ طور پر حائل ہونے والے رشتوں کے نام اور محبتوں کے رنگ بھی بتا دیئے کہ کون سے تعلقات، کون سے روابط اور کون سے لذائذ ایمان کے خلاف ہوں گے تاکہ انہیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور ایمان اور اسلام کے تقاضوں کو دوسرے پلڑے میں رکھ کر تول لیا جائے
- یہاں جہاد کسی محدود معنی میں نہیں۔ بلکہ دین کو غالب کرنے کے لئے جس طرح کی بھی جدوجہد درکار ہے، جان کا تقاضا ہے یا مال کا، وقت کی قربانی ہے یا نفس کی، تنگی وترشی کے حالات کا سامنا ہے یا محرومیاں ہیں، حالات موافق ہیں یا ناسازگار، Passive resistance کا حکم ہے یا راست قدم کا۔ یہ سب تقاضے جہاد کے لفظ میں آتے ہیں

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِیْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ.........

- حالات کے مطابق یہ تقاضے مسلمانوں پر ایک عظیم ذمہ داری ہیں
- اگر یہ ذمہ داری پوری نہیں کریں گے تو پھر انتظار کریں یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ سامنے لے آئے - (فیصلے سے مراد یہاں – عذاب ہے)
- صرف ایک فرد ہی سے مطالبہ نہیں ہے کہ وہ اس قدر خلوص کا مظاہرہ کرے۔ بلکہ پوری امتِ مسلمہ سے اس قسم کے خلوص کا مطالبہ ہو رہا ہے۔
- کیا اس طرح کی قربانی انسانوں کے بس میں ہے؟
- اللہ انسانوں پر ان کی استطاعت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے ان پر عمل کرکے ایک نمونہ امت کے لئے قائم کر دیا
- اللہ کی رضا کے حصول کا شعور۔ انسان کو انسانی ضعف، گراوٹ اور خون اور گوشت و پوست کی لذتوں سے بلند کر دیتا ہے اور ایک اعلیٰ نصب العین کا حصول ممکن بنا دیتا ہے

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ

لَقَدْ - یقیناً

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ - وہ مدد کر چکا ہے تمہاری

فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ - بہت سے مواقع پر

وطن : رہنے بسنے کی جگہ، اقامت گاہ - مقام اور موقع کے معنی میں بھی

وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ - اور حنین کے دن (بھی)

اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ - جب بھلی لگی تم کو

كَثْرَتُكُمْ - تمہاری کثرت

أُعْجَبَ يُعْجَبُ ، إعجابًا : (IV - افعال)

پسند آنا (خوشی اور تعجب سے)

فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿٢٥﴾

فَلَمْ تُغْنِ - تو نہ وہ کام آئی

عَنْكُمْ شَيْـًٔا - تمہارے کچھ بھی

وَّضَاقَتْ - اور تنگ ہو گئی

ضَاقَ يَضِيْقُ ، ضَيْقًا و ضِيقًا: تنگ ہونا | اردو میں: مضائقہ، ضیق النفس

عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ - تم پر زمین

بِمَا رَحُبَتْ - ساتھ اس کے جو وہ کشادہ تھی

ثُمَّ وَلَّيْتُمْ - پھر تم پھر گئے

مُّدْبِرِيْنَ - پیٹھ دیتے ہوئے

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ۙ وَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ
اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْـًٔا وَّ ضَاقَتْ عَلَیْكُمُ
الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ۚ ﴿۲۵﴾

اللہ اس سے پہلے بہت سے مواقع پر تمہاری مدد کر چکا ہے ابھی
غزوہ حنین کے روز (اُس کی دستگیری کی شان تم دیکھ چکے ہو) اس
روز تمہیں اپنی کثرت تعداد کا غرہ تھا مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی
اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی اور تم پیٹھ پھیر
کر بھاگ نکلے

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ كَثِیْرَةٍ ۙ وَّ یَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ
اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَیْـًٔا وَّ ضَاقَتْ
عَلَیْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّیْتُمْ مُّدْبِرِیْنَ ۚ ۲۵

Assuredly Allah did help you in many battle-fields and on the day of Hunain: Behold! your great numbers elated you, but they availed you naught: the land, for all that it is wide, did constrain you, and you turned back in retreat.

وَّيَوۡمَ حُنَيۡنٍ ۙ اِذۡ اَعۡجَبَتۡكُمۡ كَثۡرَتُكُمۡ

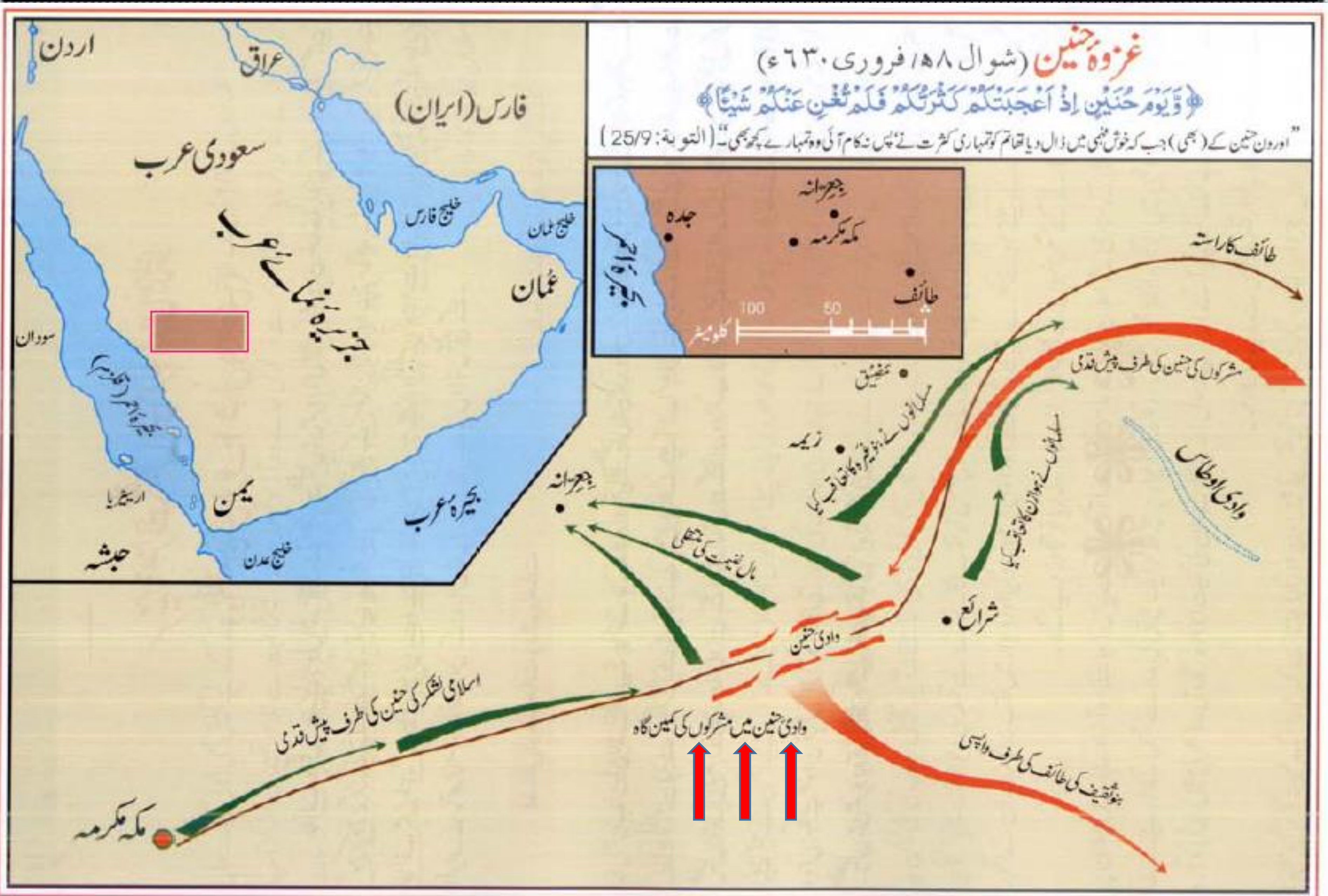

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِیْ مَوَاطِنَ کَثِیْرَةٍ ۙ وَّیَوْمَ حُنَیْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ.........

کامیابی صرف نصرت الٰہی سے ... پھر پریشانی کیسی؟

- مسلمانوں میں سے جس طبقے کو پچھلی چند آیات میں مخاطب کیا گیا انہیں بتایا جا رہا ہے کہ ان سے جنگ کرنے میں ہچکچاؤ نہیں، جس خدا نے ان سے متعدد لڑائیوں میں تمہاری مدد فرمائی ہے اسکی مدد اب بھی تمہارے شامل حال ہے
- جنگ حنین کا حوالہ- حنین کے دن بھی اللہ نے تمہاری مدد فرمائی البتہ شروع میں تمہاری کثرت تعداد نے تمہارے اندر غلط قسم کی خود اعتمادی اور بے پروائی پیدا کردی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمہیں شکست سے سابقہ پیش آیا اور تم میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اور مومنین مخلصین پر عزم و حوصلہ اتارا اور تمہاری مدد کے لیے اپنی غیبی فوجیں بھیجیں اور کفار کو تمہارے ہاتھوں پامال کروایا

ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاَنۡزَلَ جُنُوۡدًا

ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰهُ - پھر اتاری اللہ نے

سَكِيۡنَتَهٗ - اپنی سکینت

سَكِيۡنَت: وہ چین و قرار اور سکون و حوصلہ جو اللہ اپنے مومن بندہ کے قلب میں اس وقت نازل فرماتا ہے جب وہ ہولناکیوں کی شدت سے مضطرب ہو جاتا ہے جس سے اس میں مزید ایمان ، قوت اور استقلال پیدا ہو جاتا ہے

عَلٰى رَسُوۡلِهٖ - اپنے رسول پر

وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ - اور مومنوں پر

وَاَنۡزَلَ - اور اتارے

جُنُوۡدًا - لشکر

لَّمۡ تَرَوۡهَا وَعَذَّبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۶﴾

لَّمۡ تَرَوۡهَا - نہیں دیکھا تم نے جن کو

وَعَذَّبَ - اور اس نے عذاب دیا

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا - ان کو جنھوں نے کفر کیا

وَ ذٰلِكَ - اور یہ (ہے)

جَزَآءُ - بدلہ

الۡكٰفِرِيۡنَ - کافروں کا

ثُمَّ اَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَعَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَاَنۡزَلَ جُنُوۡدًا
لَّمۡ تَرَوۡهَا وَعَذَّبَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ‌ؕ وَذٰ لِكَ جَزَآءُ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۶﴾

پھر اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول پر اور مومنین پر نازل فرمائی
اور وہ لشکر اتارے جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور منکرین حق کو سزا
دی کہ یہی بدلہ ہے اُن لوگوں کے لیے جو حق کا انکار کریں

But Allah did pour His calm on the Messenger and on the Believers, and sent down forces which ye saw not: He punished the Unbelievers; thus doth He reward those without Faith.

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا........

غزوہ حنین میں شکست کے بعد فتح

- یہاں اس بات کی طرف اشارہ کہ ابتداء میں مسلمانوں کے قدم کا اکھڑ جانا اور ان کا منتشر ہو جانا محض بطور تنبیہ و تذکیر پیش آیا (کہ مسلمانوں پر واضح ہو جائے کہ فتح ہمیشہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے تعداد اور وسائل سے نہیں)
- اس تنبیہ کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے اکھڑے ہوئے قدم جما دیے اور اس نے اپنے پیغمبر اور اس کے مخلص جاں نثاروں پر سکینت نازل فرمائی اور ان کی سکینت دوسروں کے اندر سکینت پیدا کرنے کا باعث ہوئی۔
- آپ ﷺ عزیمت و استقامت کا شاندار نمونہ بن کر میدان جنگ میں کھڑے لوگوں کو بلاتے رہے جس نے منتشر مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور اللہ نے ملائکہ کی غیبی افواج سے مدد فرمائی اور شکست کے بعد فتح سے نوازا

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا - اے لوگو ! جو ایمان لائے ہو

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ - کچھ نہیں سوائے اس کے کہ مشرک لوگ

نَجَسٌ - نجس ہیں

فَلَا يَقْرَبُوا - پس نہ وہ لوگ نزدیک ہوں

الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ - مسجد حرام کے

بَعْدَ - بعد

عَامِهِمْ هٰذَا - اپنے اس سال کے

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ عَيۡلَةً فَسَوۡفَ يُغۡنِيۡكُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖۤ اِنۡ شَآءَ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۸﴾

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ- اور اگر خوف ہو تم کو

عَيۡلَةً - تنگ دستی کا

عول: ہر وہ چیز جس کے بوجھ تلے انسان دب جائے

عیلة: وہ مفلسی جو عیال کی ذمہ داری کی وجہ سے آئے

فَسَوۡفَ - تو عنقریب

يُغۡنِيۡكُمُ اللّٰهُ - غنی کر دے گا تم کو اللہ

مِنۡ فَضۡلِهٖۤ - اپنے فضل سے

اِنۡ شَآءَ - اگر اس نے چاہا

اِنَّ اللّٰهَ - بے شک اللہ

عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ - جاننے والا ہے حکمت والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ
الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٢٨﴾

اے ایمان والو ! بلاشبہ مشرکین بالکل پلید ہیں پس یہ اس سال کے
بعد مسجد حرام کے قریب بھی پھٹکنے نہ پائیں اور اگر تمہیں اندیشہ ہو
معاشی بدحالی کا تو اللہ اگر چاہے تو تمہیں اپنے فضل سے مستغنی
کر دے گا۔ بیشک اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

O you who believe! Truly the Pagans are unclean; so let them not, after this year of theirs, approach the Sacred Mosque. And if you fear poverty, soon will Allah enrich you, if He wills, out of His bounty, for Allah is All-knowing, All-wise.

محمد اقبال

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا

مشرکین کے بارے میں آخری ہدایت

- سورۃ توبہ کے آغاز سے جو براءت کا مضمون شروع ہوا تھا اور مشرکین کے سامنے اس حوالے سے جو اعلانات کیے گئے تھے یہ ان سب کی آخری کڑی ہے
- فتح مکہ کے بعد اگرچہ حرم کا اقتدار اور مسجد حرام کی تولیت مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی لیکن مشرکین کو بھی مسجد حرام میں آنے جانے اور اپنے مذہبی اعمال ادا کرنے کی آزادی تھی
- اب حرم میں ان کا داخلہ مطلقاً ممنوع قرار دیا جارہا ہے بیت اللہ توحید کا مرکز ہے، اس میں اب ان میں سے کسی مشرک کا داخل ہونا گوارا نہیں کیا جاسکتا
- نجس سے مراد یہاں - قلب و ذہن ، عقائد، اخلاق، آداب اور ہر طرح کے معاملات کی خرابی اور گندگی مراد ہے جو شرک اور کفر کا خاصہ ہے

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ عَيۡلَةً فَسَوۡفَ يُغۡنِيۡكُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖۤ

تجارتی کساد بازاری کے اندیشے کا ازالہ

- حج کو جس طرح ایک بہت بڑی مذہبی عبادت کی حیثیت حاصل تھی اسی طرح تجارتی اور کاروباری پہلو سے بھی اس کی بڑی اہمیت تھی۔
- اس اعلان پر کہ آئندہ مشرکین حج کے لیے نہیں آ سکتے تو کاروباری زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد میں تشویش ہوئی کہ مشرکین کو روک دینے سے کاروبار و تجارت پر بڑا اثر پڑے گا جس سے مسلمانوں کی معاشی حالت خراب سے خراب تر ہو جائے گی
- ان لوگوں کو مطمئن کرنے کے لیے فرمایا کہ معاشی بدحالی کا غم نہ کرو۔ اللہ اگر چاہے گا تو اپنے فضل سے تمہیں غنی کر دے گا
- چنانچہ یہ واقعہ ہے کہ یہ وعدہ پورا ہوا اور اس طرح پورا ہوا کہ ایک دن کے لیے بھی مکہ کی تجارت اس بندش سے متاثر نہ ہوئی اور کچھ عرصہ بعد تو یہ حال ہوا کہ مصر و شام اور روم و ایران کے خزانے بھی اونٹوں پر لد لد کر اسلام کے بیت المال میں پہنچنے لگے اور اللہ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو اس طرح غنی کر دیا

اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿۲۸﴾

اصلی قدر و قیمت ایمانی اقدار کی ہے

- اِنْ شَآءَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ یہ چیز بہرحال اللہ ہی کی مشیت اس کے علم و حکمت پر مبنی ہے۔ تنگی یا کشادگی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں، اللہ ہی کے اختیار میں ہے اس وجہ سے اصل بھروسہ اللہ ہی پر ہونا چاہیے جس کا ہر کام علم و حکمت پر مبنی ہے
- اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام میں اصلی قدر و قیمت روحانی و ایمانی اقدار کی ہے۔ سیاسی اور معاشی مصالح ان کے تحت ہیں
- ایمانی اقدار کے لیے معاشی مصالح قربان کیے جا سکتے ہیں لیکن پیٹ اور تن کے مفاد پر ایمان کو قربان نہیں کیا جا سکتا۔